www.emarsiya.com

مرثیہ شہادت حضرت امام حسینؑ

رن کو جب شہ پئے جدال چلے　　غل ہوا شاہِ خوش خصال چلے
سہہ کے رنج و غم و ملال چلے　　اور یہ کرتے ہوئے مقال چلے

بنتِ خیبر شکن خدا حافظ
میری عاشق بہن خدا حافظ

بی بیاں سب لپٹ گئیں اک دم　　اہلبیتِ نبیؐ میں تھا ماتم
کوئی کہتی تھی ہائے لٹ گئے ہم　　اور صدا تھی کسی کی یہ پیہم

آؤ یا مرتضیٰؑ بچانے کو
شاہ جاتے ہیں سر کٹانے کو

نکلے پھر خیمہ گاہ سے سرور　　آ گیا راہوار دیوڑھی پر
یاس سے کی نظر اِدھر سے اُدھر　　تب کہا شاہ نے یہ رو رو کر

بازوئے دل کباب کو تھامو
آؤ بہنا رکاب کو تھامو

www.emarsiya.com

پہونچی خیمہ میں جو صدائے حسینؑ   دختر فاطمہؑ ہوئی بے چین
نکلی خیمہ سے پھر بہ شیون و شین   عرض کی رو کے یا شہ کونین

تم پہ یہ جاں نثار کرتی ہے
آؤ بہنا سوار کرتی ہے

الغرض ہو چلے فرس پہ سوار   اور بڑھے شاہ جانب کفّار
تب کیا ظالموں سے یوں اظہار   جانتے ہو میں کون ہوں غمخوار

دیکھو احمدؐ کا میں نواسا ہوں
ظالمو تین دن سے پیاسا ہوں

گھر سے مہماں بلا کے کی ہے دغا   ایک قطرہ دیا نہ پانی کا
تم کہو کیا مرا قصور ہوا   کیا میں ظلم و ستم کے قابل تھا

کئی دن سے غذا نہ پانی ہے
کیا یہ سیّد کی میہمانی ہے

گو رہے تھے جو درد کی تقریر   سوجھی واں ظالموں کو یہ تدبیر
لیکے ہاتھوں میں نیزہ و شمشیر   اور بڑھے ہائے جانب شبیرؑ

کوئی پتھر سے مارے جاتا تھا
کوئی نیزے لگائے جاتا تھا

www.emarsiya.com

سینے پر مارا ایک نے بھالا   عرش اعظم ہوا تہ و بالا
جھومتے تھے فرس پہ شاہِ ہدا   دیکھ کر سوئے آسماں یہ کہا

ہے ترا فضل و کرم ہوا یا رب
میں جو ثابت قدم رہا یا رب

ابھی مولا یہ کہہ رہے تھے آہ   لب پہ اک تیر پھر لگا ناگاہ
ڈگمگا کر گرے شہِ ذیجاہ   دی صدا فاطمہ نے بسم اللہ

ہاتھ پھیلائے مرتضیٰ دوڑے
ساتھ پیغمبرِ خدا دوڑے

شمر آیا قریب شاہِ انام   اب کروں کس زباں سے میں کلام
ہاتھ میں لے کے تیغ بد انجام   کر دیا شاہِ دیں کا کام تمام

شادیانے لعیں بجانے لگے
قتلِ شہ کی خوشی منانے لگے

قتلِ شبیر کی جو آئی صدا   حشر سیدانیوں میں تھا برپا
رو کے بیمارِ کربلا نے کہا   اے پھوپھی جاں اٹھائیے پردا

پردہ اٹھتے ہی ہائے کیا دیکھا
سرِ فرزندِ مصطفیٰ دیکھا

www.emarsiya.com

تھا حمایت حرم میں شور و بکا   بولی گھبرا کے بنتِ شاہِ ہدا
اے پھپی جاں یہ ماجرا ہے کیا   ہو گئے قتل کیا مرے بابا
مجھ پہ نازل بلا عظیم ہوئی
ارے لوگو میں کیا یتیم ہوئی